جمعہ 16 جولائی 2004ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ

C.P.L 29　ٹیلیفون نمبر 213029

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

جمعہ 16 جولائی 2004، 27 جمادی الاول 1425 ہجری - 16 وفا 1383 ہش　جلد 54-89 نمبر 157

سورۃ فاتحہ بطور شفاء

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کا ایک قافلہ سفر میں تھا۔ راستہ میں ایک جگہ قیام کیا۔ وہاں قبیلہ کے سردار کو سانپ نے ڈس لیا۔ ایک صحابی نے سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کیا تو وہ شفایاب ہوگیا۔ اور انعام دیا۔ صحابہ نے یہ واقعہ رسول اللہ ﷺ کو بتایا تو آپ نے فرمایا تمہیں کس نے بتایا کہ سورۃ فاتحہ میں دم اور شفا بھی ہے۔

(صحیح بخاری کتاب فضائل القرآن. فضل سورة الفاتحه حدیث نمبر4623)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

قرآن شریف ایک ایسی پُرحکمت کتاب ہے جس نے طب روحانی کے قواعد کلیہ کو یعنے دین کے اصول کو جو دراصل طب روحانی ہے طب جسمانی کے قواعد کلیہ کے ساتھ تطبیق دی ہے اور یہ تطبیق ایک ایسی لطیف ہے جو صدہا معارف اور حقائق کے کھلنے کا دروازہ ہے اور سچی اور کامل تفسیر قرآن شریف کی وہی شخص کر سکتا ہے جو طب جسمانی کے قواعد کلیہ پیش نظر رکھ کر قرآن شریف کے بیان کردہ قواعد میں نظر ڈالتا ہے ایک دفعہ مجھے بعض محقق اور حاذق طبیبوں کی بعض کتابیں کشفی رنگ میں دکھلائی گئیں جو طب جسمانی کے قواعد کلیہ اور اصول علمیہ اور ستہ ضروریہ وغیرہ کی بحث پر مشتمل اور متضمن تھیں جن میں طبیب حاذق قرشی کی کتاب بھی تھی اور اشارہ کیا گیا کہ یہی تفسیر قرآن ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ علم الابدان اور علم الادیان میں نہایت گہرے اور عمیق تعلقات ہیں اور ایک دوسرے کے مصدق ہیں اور جب میں نے ان کتابوں کو پیش نظر رکھ کر جو طب جسمانی کی کتابیں تھیں قرآن شریف پر نظر ڈالی تو وہ عمیق در عمیق طب جسمانی کے قواعد کلیہ کی باتیں نہایت بلیغ پیرایہ میں قرآن شریف میں موجود پائیں اور اگر خدا نے چاہا اور زندگی نے وفا کی تو میرا ارادہ ہے کہ قرآن شریف کی ایک تفسیر لکھ کر اس جسمانی اور روحانی تطابق کو دکھلاؤں۔

غرض آسمان کے نیچے کوئی دوسری کتاب نہیں پائی جاتی کہ جو طب جسمانی اور طب روحانی میں اس قدر تطابق دکھلا کر قانون قدرت کے معیار کو اپنی پیروی کرنے والوں کے ہاتھ میں دیدے۔ اس لئے میں پورے یقین سے سمجھتا ہوں کہ قرآن شریف کے مقابل پر تمام دوسرے مذاہب ہلاک شدہ ہیں۔ وہ منہ سے تو کہہ دیتے ہیں کہ الہامی کتاب کے لئے ضروری شرط یہ ہے کہ وہ قانون قدرت کے مطابق ہو مگر مطابق کر کے دکھلاتے نہیں اور ان کو یہ بھی سمجھ نہیں کہ قانون قدرت کے آلہ کو استعمال کرنے کے لئے طریق کیا ہے۔ وہ خدا کے قانون قدرت کو مروڑ توڑ کر اپنے مسلّمہ عقائد کے مطابق کرنا چاہتے ہیں مگر یہ نہیں سوچتے کہ درحقیقت وہ مطابق بھی ہیں یا نہیں۔

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 102)

سیکرٹریان تعلیم سے بعض اہم گزارشات

☆ سیکرٹریان تعلیم سے گزارش ہے کہ ان طلبہ کی بھرپور رہنمائی کی جائے جنہوں نے امسال انٹرمیڈیٹ کا امتحان دیا ہے اس سلسلہ میں رہنمائی AACP اور IAAAE کے ذریعہ سیمینارز کروا کر یا سوال وجواب کی مجالس منعقد کروا کر کی جاسکتی ہے نیز وہ طلبہ جو امسال میڈیکل کالجز میں جانا چاہتے ہیں ان کے انٹری ٹیسٹ کی تیاری بھی ان طلبہ کے ذریعہ کروائی جاسکتی ہے جو اس وقت میڈیکل کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

☆ سیکرٹریان تعلیم سے یہ بھی گزارش ہے کہ وہ تعلیمی کمیٹی کا قیام عمل میں لائیں جس میں وہ خود ہوں۔ انصاراللہ، لجنہ اماء اللہ اور خدام الاحمدیہ کا بھی ایک ایک نمائندہ ہو اور مل جل کر انفرادی طور پر اپنے حلقہ کے طلبہ کے مسائل کو حل کرنے کی سعی کریں۔

☆ وہ تمام طالبات جو کسی مخلوط تعلیم (Co-Education) کے ادارے میں تعلیم حاصل کر رہی ہیں وہ نظارت ہذا سے فارم منگوا کر اجازت کی درخواست کریں تا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے اجازت کی درخواست کی جاسکے۔

☆ وہ تمام احمدی طلباء وطالبات جو کسی پیشہ ور تعلیمی ادارہ میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور ان کے زیر استعمال کتب اب ان کے کام کی نہیں ہیں اور اچھی حالت میں ہیں تو گزارش ہے کہ وہ کتب نظارت تعلیم کو مندرجہ ذیل ایڈریس پر ارسال کریں تا کہ دوسرے نادار طلبہ کے کام آسکیں جو ان کو خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ چناب نگر
تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ-35460

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان تمام احمدی طلباء وطالبات کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں جو مختلف امتحانات دے رہے ہیں یا وہ مختلف پیشہ ور اداروں میں داخلہ کی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو اور رحم فرمائے۔

سیکرٹریان تعلیم سے درخواست ہے کہ وہ خطبہ جمعہ فرمودہ 5 دسمبر 2003ء حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی روشنی میں اپنا کام جاری رکھیں تا کہ اپنی ذمہ داریاں احسن رنگ میں پوری کر سکیں۔

(نظارت تعلیم)

38واں جلسہ سالانہ جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ 2004ء

احمدیہ ٹیلی ویژن پر نشر ہونے والے Liveپروگرام

خداتعالیٰ کے فضل سے جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ کا38واں جلسہ سالانہ مورخہ 30، 31 جولائی کیم اگست 2004ء کومنعقد ہو رہا ہے۔ اس جلسہ کے پروگرام احمدیہ ٹیلی ویژن پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کئے جائیں گے۔ خطبہ جمعہ کے علاوہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس موقع پر چار خطابات فرمائیں گے۔ تیسرے دن عالمی بیعت بھی نشر ہوگی۔ احباب جماعت اس روحانی جلسہ سے زیادہ سے زیادہ استفادہ فرمائیں۔ پاکستانی وقت کے مطابق جلسہ سالانہ برطانیہ 2004ء کے Live پروگراموں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

جمعۃ المبارک 30 جولائی 2004ء

4:00بجے سہ پہر	براہ راست نشریات کا آغاز
5:00بجے سہ پہر	خطبہ جمعہ(Live)
8:25بجے رات	پرچم کشائی
8:30بجے رات	تلاوت قرآن کریم، اردو ترجمہ، نظم
	افتتاحی خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
12:00بجے رات	جلسہ کے پہلے دن کی کارروائی دوبارہ دکھائی جائے گی

ہفتہ 31 جولائی 2004ء

1:00بجے دوپہر	براہ راست نشریات کا آغاز
2:00بجے دوپہر	تلاوت قرآن کریم، اردو ترجمہ، نظم
2:20بجے دوپہر	تقریر اردو "حضرت مسیح موعود کی خدمت دین" (مکرم اخلاق احمد انجم صاحب مربی سلسلہ)
2:50بجے دوپہر	معزز مہمانوں کے مختصر خطابات
3:10بجے سہ پہر	نظم
3:20بجے سہ پہر	تقریر اردو "آنحضرت ﷺ کا توکل علی اللہ" (مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن)
4:00بجے سہ پہر	سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خواتین سے خطاب
7:30بجے شام	معزز مہمانوں کی تقاریر
8:00بجے رات	تلاوت قرآن کریم، اردو ترجمہ، نظم
	سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دوسرے روز کا خطاب
12:00بجے رات	جلسہ کے دوسرے روز کی کارروائی دوبارہ نشر کی جائے گی۔

اتوار یکم اگست 2004ء

1:00بجے دوپہر	براہ راست نشریات کا آغاز
2:00بجے دوپہر	تلاوت قرآن کریم، اردو ترجمہ، نظم
2:20بجے دوپہر	تقریر اردو "صحابہ رسول ﷺ کی اخوت ومحبت" (مکرم سید مبشر احمد ایاز صاحب)
2:50بجے دوپہر	تقریر انگریزی "دین حق کی امتیازی خصوصیات" (مکرم بلال اٹکنسن صاحب)
3:20بجے سہ پہر	نظم
3:30بجے سہ پہر	معزز مہمانوں کے مختصر خطابات
4:15بجے سہ پہر	تقریر انگریزی "مغرب میں دینی اقدار کی حفاظت" (مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت برطانیہ)
5:00بجے سہ پہر	عالمی بیعت
8:00بجے رات	تلاوت قرآن کریم، اردو ترجمہ، نظم
	سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا اختتامی خطاب
12:00بجے رات	جلسہ کے تیسرے روز کی کارروائی دوبارہ نشر کی جائے گی

شمائل احمد

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت مسیح موعود مولوی کرم دین والے تکلیف دہ فوجداری مقدمہ کے تعلق میں گورداسپور تشریف لے گئے تھے اور وہ سخت گرمی کا موسم تھا اور رات کا وقت تھا آپ کے آرام کے لئے مکان کی کھلی چھت پر چار پائی بچھائی گئی۔ جب حضرت مسیح موعود سونے کی غرض سے چھت پر تشریف لے گئے تو دیکھا کہ چھت پر کوئی پردہ کی دیوار نہیں ہے۔ آپ نے ناراضگی کے لہجہ میں خدام سے فرمایا:۔

"کیا آپ کو یہ بات معلوم نہیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بے پردہ اور بے منڈیر کی چھت پر سونے سے منع فرمایا ہے۔"

چونکہ اس مکان میں کوئی اور مناسب صحن نہیں تھا آپ نے گرمی کی انتہائی شدت کے باوجود نیچے کے مسقف کمرے میں سونا پسند کیا مگر اس کھلی چھت پر نہیں سوئے۔ آپ کا یہ فعل اس وجہ سے نہیں تھا کہ پردہ کے بغیر چھت پر سونا کسی خطرے کا موجب ہو سکتا ہے بلکہ اس خیال سے تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی چھت پر سونے سے منع فرمایا ہے۔

ایک اور موقعہ پر جبکہ حضرت مسیح موعود اپنے کمرے میں تشریف رکھتے تھے اور اس وقت باہر سے آئے ہوئے کچھ مہمان بھی آپ کی خدمت میں حاضر تھے کسی شخص نے دروازے پر دستک دی۔ اس پر حاضر الوقت لوگوں میں سے ایک شخص نے اٹھ کر دروازہ کھولنا چاہا۔ حضرت مسیح موعود نے ان صاحب کو اٹھتے دیکھا تو جلدی سے اٹھے اور فرمایا:۔

"ٹھہریں میں خود دروازہ کھولوں گا۔ آپ مہمان ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مہمان کا اکرام کرنا چاہئے۔"

(سیرۃ طیبہ ص 109)

پبلشر آغا سیف اللہ ' پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

جود و کرم کا ابر بہار، جو ہمیشہ ازواج مطہرات پر برستا رہا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عائلی زندگی کی چند ایمان افروز جھلکیاں

آپ اہل و عیال کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور ہر گھر کے لئے جنت کا نمونہ ھیں

عبدالسمیع خان

دعا کا حقیقی مصداق

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ عباد الرحمان کی ایک دعا کا ذکر یوں فرماتا ہے۔

اے ہمارے رب! ہمیں اپنے جیون ساتھیوں اور اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں متقیوں کا امام بنا دے۔(الفرقان:75)

یہ دعا حقیقی طور پر وہی کر سکتا ہے اور سچے رنگ میں اسی کے حق میں قبول ہو سکتی ہے جو اپنے جیون ساتھی اور اولاد کے لئے قرۃ العین ہو۔ وہ شخص جو اہل و عیال کے لئے ظالم اور جبار اور تندخو ہو یہ کس طرح ممکن ہے کہ اس کی بیوی اور اولاد اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک بن جائے۔ کیونکہ نفرت کبھی محبت کے بچے پیدا نہیں کرتی اور محبت کو کبھی کڑوے پھل نہیں لگتے۔ اس پہلو سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انسان کی عائلی زندگی کو اس کے ایمان کی علامت قرار دیا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اکمل المومنین ایمانا احسنھم خلقا وخیارکم خیارکم لنسائکم۔ مومنوں میں سے ایمان کے لحاظ سے کامل ترین مومن وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہیں۔ اور تم میں سے خلق کے لحاظ سے بہترین وہ ہے جو اپنی عورتوں سے بہترین اور مثالی سلوک کرتا ہے۔

(ترمذی کتاب النکاح باب حق المراۃ علی زوجھا حدیث نمبر 1082)

یہ اکمل المومنین یعنی کامل ترین مومن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کون ہو سکتا تھا اسی لئے آپؐ نے فرمایا

تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل و عیال کے ساتھ اچھا ہے اور میں تم سب سے بڑھ کر اپنے اہل و عیال سے حسن سلوک کرنے والا ہوں۔

(ابن ماجہ کتاب النکاح باب حسن معاشرۃ النساء حدیث نمبر 1967)

یہ ایک حیرت انگیز موازنہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل بیت کے درمیان مقام کی کوئی نسبت نہیں۔ اہل بیت کا سب کچھ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عطا کردہ ہے۔ اس کے باوجود آپ رسول اللہؐ کو ان پر جھکتے ہوئے اور ان کے لئے بچھتے ہوئے اسی طرح دیکھتے ہیں کہ گویا آسمان زمین سے گلے مل رہا ہے اور سورج نے ذروں کو تابانی بخش دی ہے۔

آیئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں کی طرف چلیں اور ازواج مطہرات کی آنکھوں سے دیکھیں کہ ان کا مقدس شوہر اور ہمارا محبوب رسولؐ کیسا تھا۔

گھریلو ماحول

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول ہے کہ گھر میں داخل ہوتے ہی بلند آواز سے السلام علیکم کہتے اور رات کے وقت آئیں تو سلام ایسی آہستگی سے فرماتے ہیں کہ بیوی جاگتی ہو تو سن لے اور سوگئی ہو تو جاگ نہ پڑے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق آپ کے اہل بیت کا بیان ہے کہ آپؐ گھر میں بلند آواز سے کلام نہیں کرتے۔ نہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر برا مناتے ہیں بلکہ ایک لازوال بشاشت اور غیر متوح مسکراہٹ ہے۔ ازواج کہتی ہیں آپ سب سے نرم خو، اخلاق کریمانہ کی بارشیں برسانے والے بہت ہنسنے والے اور بہت مسکرانے والے ہیں۔

(طبقات ابن سعد جلد اول ص 365)

حضرت عائشہؓ فرمایا کرتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کوئی درشت کلمہ اپنی زبان پر نہ لائے۔ نیز فرماتی ہیں کہ آپؐ تمام لوگوں سے زیادہ نرم خو تھے اور سب سے زیادہ کریم۔ عام آدمیوں کی طرح بلا تکلف گھر میں رہنے والے، آپؐ نے منہ پر کبھی تیوری نہیں چڑھائی ہمیشہ مسکراتے ہی رہتے تھے۔ حضرت عائشہؓ کا یہ بھی بیان ہے کہ اپنی ساری زندگی میں آنحضرتؐ نے اپنے کسی خادم یا بیوی پر ہاتھ نہیں اٹھایا۔

(شمائل الترمذی باب فی خلق رسول اللّٰہ)

صبح کھانے کو جو کچھ میسر ہوتا تو کھا لیتے ورنہ فرماتے آج ہم روزہ رکھ لیتے ہیں۔

(صحیح مسلم کتاب الصیام باب جواز صوم النافلۃ حدیث نمبر 3299)

آپ نے کھانے میں کبھی کوئی عیب نہیں نکالا اگر پسند ہوتا ہے تو کھا لیتے ورنہ خاموشی سے اٹھ جاتے کوئی تکلیف دہ لفظ استعمال نہیں کرتے۔

(صحیح بخاری کتاب المناقب باب صفۃ النبی حدیث نمبر 3299)

رات کو دیر سے گھر لوٹتے تو کسی کو زحمت دیئے یا جگائے بغیر کھانا یا دودھ خود تناول فرما لیتے۔

(صحیح مسلم کتاب الاشربہ باب اکرام الضیف حدیث نمبر 3831)

وہ مغربی تہذیب جو عورت کے حقوق کی ٹھیکیدار بنتی ہے اس کا آج بھی یہ حال ہے کہ 1973ء کے ایک سروے کے مطابق برطانیہ میں ہر سال 27 ہزار ایسے شدید واقعات رونما ہوتے ہیں کہ جن میں مرد اپنی بیویوں کو مار مار کر زخمی کر دیتے ہیں۔

1915ء میں یہ قانون بنا تھا کہ مرد اپنی بیوی کو مار سکتا ہے مگر شرط یہ ہے جس چھڑی سے مارے وہ مرد کے انگوٹھے کی موٹائی سے زیادہ نہ ہو۔ اس قانون کے نتیجہ میں 1973ء تک اصلاح کے نتائج اوپر بیان کئے گئے ہیں۔ 1974ء میں Erin Pizzy کی کتاب Scream quietly or the neighbours will hear میں عورتوں پر ظلم کی دردناک داستانیں رقم کی گئی ہیں۔ جن میں مار مار کر عورتوں کی ہڈیاں توڑنے، سگریٹ سے جلد جلانے اور خطرناک زخموں کا تذکرہ ہے شراب کی بوتلیں ان کے سروں پر مار مار کر توڑی جاتی ہیں اور باندھ کر سگریٹ سے جلایا جاتا ہے۔

(بحوالہ الفضل 7 جنوری 2003ء)

اس کے مقابل پر آج سے 1400 سال قبل عفو مجسم اور رحمت تمام کا نمونہ کل عالم کے لئے مشعل راہ ہے۔

وفاداری

آپ کی وفاداری اور حسن و احسان کا یہ منظر کتنا دلکش ہے کہ

حضرت خدیجہؓ کی زندگی میں بلکہ ان کی وفات کے بعد بھی آپؐ نے کئی سال تک دوسری بیوی نہیں کی، اور ہمیشہ محبت اور وفا کے جذبات کے ساتھ حضرت خدیجہؓ کا محبت بھرا سلوک یاد کیا۔ لمبی عمر پانے والی آپؐ کی ساری اولاد حضرت خدیجہؓ کے بطن سے تھی اس کی تربیت و پرورش کا خوب لحاظ رکھا۔ نہ صرف ان کے حقوق ادا کئے بلکہ حضرت خدیجہؓ کی امانت سمجھ کر ان سے کمال درجہ محبت فرمائی۔ حضرت خدیجہؓ کی بہن ہالہ کی آواز کان میں پڑتے ہی کھڑے ہو کر ان کا استقبال کرتے اور خوش ہو کر فرماتے خدیجہؓ کی بہن ہالہ آئی ہیں۔ گھر میں کوئی جانور ذبح ہوتا تو اس کا گوشت حضرت خدیجہؓ کی سہیلیوں میں بھجوانے کی تاکید فرماتے۔ الغرض آپؐ خدیجہؓ کی وفاؤں کے تذکرے کرتے تھکتے نہ تھے۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں مجھے کبھی کسی زندہ بیوی کے ساتھ اتنی غیرت نہیں ہوئی جتنی حضرت خدیجہؓ کے ساتھ ہوئی حالانکہ وہ میری شادی سے تین سال قبل وفات پا چکی تھیں۔ کبھی تو میں اکتا کر کہہ دیتی یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو اتنی اچھی اچھی بیویاں عطا فرمائی ہیں اب اس بڑھیا کا ذکر جانے بھی دیں۔ آپؐ فرماتے نہیں نہیں خدیجہ اس وقت میری ساتھی بنیں جب میں تنہا تھا۔ وہ اس وقت میری سپر بنیں جب میں بے یار و مددگار تھا۔ وہ اپنے مال کے ساتھ مجھ پر فدا ہو گئیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے اولاد عطا کی۔ انہوں نے اس وقت میری تصدیق کی جب لوگوں نے جھٹلایا۔

(مسلم کتاب الفضائل۔ فضائل خدیجۃ۔ بخاری کتاب الادب باب حسن العہد من الایمان مسند احمد جلد 6 ص 118)

گھر کے کاموں میں شرکت

گھر میں موجودگی کے دوران آپ ازواج کے شانہ بشانہ گھر کے معمولی کاموں میں حصہ لیتے ہیں۔ انسانی عقل حیران ہوتی ہے کہ دنیا کا سب سے معمور الاوقات وجود جس سے بڑھ کر مصروفیت کا تصور بھی ممکن نہیں وہ گھر میں ایک ایک لمحہ کو اہل خانہ کے لئے خوشگوار اور یادگار بناتا ہے۔ اور ازواج قطرہ قطرہ آپ کی محبت کشید کرتی ہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ وسلم گھر کے جو کام کرتے تھے ان کا نقشہ حضرت عائشہؓ نے اس طرح کھینچا ہے کہ

حضورؐ اپنی جوتی خود مرمت کر لیتے تھے اور اپنا کپڑا سی لیا کرتے تھے۔ (مسند احمد حدیث نمبر 33756)

دوسری روایات میں ہے کہ آپؐ اپنے کپڑے صاف کر لیتے، ان کو پیوند لگاتے، بکری کا دودھ دوہتے، اونٹ باندھتے، ان کے آگے چارہ ڈالتے، آٹا گوندھتے اور بازار سے سودا سلف لے آتے۔

(شفاعیاض باب تواضعہ)

مزید بیان کیا گیا ہے کہ ڈول مرمت کر لیتے خادم اگر آٹا پیستے ہوئے تھک جاتا تو اس کی مدد کرتے اور بازار سے گھر کا سامان اٹھا کر لانے میں شرم محسوس نہ کرتے تھے۔

(شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیہ جلد 4 ص 264 و اسد الغابہ)

خوشیوں میں شمولیت

گھر میں کام کاج کے ساتھ اپنی ازواج کی چھوٹی چھوٹی خوشیوں میں شامل ہوتے اور اسے کبھی وقت کا ضیاع نہ سمجھتے۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب میں بیاہ کر آئی تو میں حضورؐ کے گھر میں بھی گڑیوں سے کھیلا کرتی تھی اور میری سہیلیاں بھی تھیں۔ جو میرے ساتھ مل کر گڑیوں سے کھیلا کرتی تھیں۔ جب حضورؐ گھر تشریف لاتے (اور ہم کھیل رہی ہوتیں) تو میری سہیلیاں حضورؐ کو دیکھ کر ادھر ادھر کھسک جاتیں لیکن حضورؐ ان سب کو اکٹھا کر کے میرے پاس لے آتے اور پھر وہ میرے ساتھ مل کر کھیلتی رہتیں۔

(صحیح بخاری کتاب الادب باب الانبساط الی الناس حدیث نمبر 5665)

جب حضورؐ جنگ تبوک سے واپس آئے یا شاید یہ اس وقت کی بات ہے جب حضورؐ خیبر سے واپس آئے تو حضرت عائشہؓ کے پاس تشریف لائے۔ ان کے صحن میں ایک جگہ پردہ لٹک رہا تھا ہوا کا ایک جھونکا آیا تو اس پردہ کا ایک سرا ہٹ گیا۔ اس پردہ کے پیچھے حضرت عائشہؓ کی گڑیاں رکھی تھیں پردہ ہٹا تو وہ نظر آنے لگیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا عائشہؓ یہ کیا ہے۔ انہوں نے جواب دیا میری گڑیاں ہیں۔ حضورؐ کی نظر پڑی تو دیکھا کہ ان گڑیوں کے درمیان میں ایک گھوڑا کھڑا ہے جس کے چمڑے کے پر ہیں۔ آپؐ نے فرمایا مجھے ان گڑیوں کے درمیان میں کیا نظر آ رہا ہے۔ حضرت عائشہؓ نے جواب دیا کہ گھوڑا ہے۔ آپؐ نے پوچھا (پروں کی طرف اشارہ کر کے) کہ گھوڑے کے اوپر یہ کیا چیز ہے۔ حضرت عائشہؓ نے جواب دیا کہ پر ہیں۔ آپؐ نے فرمایا بھئی تعجب ہے پروں والا گھوڑا ہے۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ آپؐ نے نہیں سنا کہ حضرت سلیمان کا بھی ایک گھوڑا تھا جس کے بہت سے پر تھے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب میں نے یہ کہا تو حضورؐ بے اختیار ہنس پڑے اور ایسی شگفتہ کھلی ہوئی ہنسی تھی کہ حضورؐ ہنسے تو دہن مبارک اتنا کھل گیا کہ مجھے حضورؐ کے سامنے کے آخری دانت بھی نظر آنے لگے۔

(سنن ابی داؤد بخاری کتاب الادب باب اللعب بالبنات حدیث نمبر 4284)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ ایک دفعہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہی تھی تو میں نے حضورؐ سے دوڑ کا مقابلہ کیا اور حضورؐ سے آگے نکل گئی۔ بعد میں میرا بدن بھاری ہو گیا تو پھر میں نے حضورؐ کے ساتھ دوڑ لگائی لیکن حضورؐ مجھ سے آگے نکل گئے اور فرمایا۔ اے عائشہؓ! یہ اس جیت کا بدلہ ہے جو تو نے مجھ پر پہلے حاصل کی تھی۔

(ابو داؤد کتاب الجہاد باب فی السبق علی الرجل حدیث نمبر 2214)

ایک عید کے موقع پر اہل حبشہ مسجد نبویؐ کے وسیع دالان میں جنگی کرتب دکھا رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہؓ سے فرماتے ہیں کہ کیا تم بھی یہ کرتب دیکھنا پسند کرو گی اور پھر ان کی خواہش پر انہیں اپنے پیچھے کر لیتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ وہ دیر تک آپؐ کے کندھے پر ٹھوڑی رکھے آپؐ کے رخسار کے ساتھ رخسار ملا کر یہ کھیل دیکھتی رہیں آپؐ بوجھ سہارے کھڑے رہے یہاں تک کہ میں خود تھک گئی۔ آپؐ فرمانے لگے اچھا کافی ہے تو اب گھر چلی جاؤ۔

(بخاری کتاب العیدین باب الحراب و الدرق یوم العید حدیث نمبر 897)

بے تکلف دوست

ازواج کے ساتھ آپ کا تعلق دوستوں کا سا نظر آتا ہے۔ اور بے تکلفی اور مزاح نے ان حجروں میں نور بھر دیا۔

ایک دفعہ حضرت ابوبکرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے گھر کے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ اندر آئے تو حضرت عائشہؓ کو بلند آواز میں حضورؐ کے ساتھ باتیں کرتے ہوئے سنا۔ حضرت ابوبکرؓ غصہ میں آ گئے اور چاہا کہ حضرت عائشہؓ کو پکڑ کر ایک تھپڑ لگائیں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آڑے آ گئے۔ ابوبکرؓ، عائشہ کو کہہ رہے تھے کہ میں آئندہ تجھے حضورؐ کے سامنے بلند آواز سے بولتے ہوئے نہ سنوں۔ اور اسی غصہ میں وہ چلے گئے۔ ان کے جانے کے بعد حضورؐ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا۔ تو نے دیکھا ہے کہ میں نے اس آدمی کی مار سے تجھے کس طرح بچایا۔ کچھ دنوں کے بعد حضرت ابوبکرؓ دوبارہ آئے تو میاں بیوی کو راضی خوشی پایا تو کہنے لگے کہ مجھے اپنی صلح میں بھی شریک کر لو جس طرح تم نے مجھے اپنی لڑائی میں شریک کیا تھا۔ حضورؐ نے بلا توقف فرمایا۔ ہاں ہاں، ہم تمہیں شریک کرتے ہیں۔

(ابو داؤد کتاب الادب باب المزاح حدیث نمبر 4347)

یہ مقدس رسولؐ تو کل عالم کو اس صلح و آشتی کی جنتوں میں شریک کرنا چاہتا ہے۔ خوشا نصیب وہ لوگ جو اس کے نقش قدم پر چل کر اپنی دنیا اور آخرت کو سنوارتے ہیں۔

اپنا بنالیا

آپؐ ٹوٹے ہوئے دلوں کو جوڑنے اور دشمنوں کو اپنا بنانے کی خداداد صلاحیت سے مالا مال ہیں۔ اور یہ بارش اہل خانہ پر بھی اسی شان کے ساتھ برستی ہے۔

ام المومنین حضرت صفیہؓ جو رسول اللہؐ کے شدید معاند اور یہودی قبیلہ بنو نضیر کے مشہور سردار حیی بن اخطب کی بیٹی تھیں۔ جنگ خیبر میں حضرت صفیہؓ کا باپ اور ان کا خاوند مسلمانوں سے لڑتے ہوئے مارے گئے تھے، مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر بھی یہود خیبر پر احسان فرماتے ہوئے حضرت صفیہؓ کو اپنے عقد میں لینا پسند فرمایا۔ اپنے جانی دشمن کی بیٹی صفیہؓ کو بیوی بنا کر اپنی شفقتوں اور احسانوں سے جس طرح انہیں اپنا گرویدہ کیا اور ان کا دل آپؐ نے جیتا وہ بلاشبہ انقلاب آفریں ہے۔ جنگ خیبر سے واپسی کا وقت آیا تو صحابہ کرام نے یہ عجیب نظارہ دیکھا کہ آنحضرتؐ اونٹ پر حضرت صفیہؓ کے لئے خود جگہ بنا رہے ہیں وہ عبا جو آپ نے زیب تن کر رکھی تھی اتاری اور اسے تہہ کر کے حضرت صفیہؓ کے بیٹھنے کی جگہ پر بچھا دیا۔ پھر ان کو سوار کراتے وقت اپنا گھٹنا ان کے آگے جھکا دیا اور فرمایا اس پر پاؤں رکھ کے اونٹ پر سوار ہو جاؤ۔

(صحیح بخاری کتاب المغازی باب غزوہ خیبر حدیث نمبر 3879، 3880)

خود حضرت صفیہؓ کا بیان ہے کہ چونکہ جنگ خیبر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ میرے باپ اور شوہر مارے گئے تھے اس لئے میرے دل میں آپ کے لئے انتہائی نفرت تھی مگر آپؐ نے میرے ساتھ ایسا حسن سلوک فرمایا کہ میرے دل کی سب کدورت جاتی رہی۔ حضرت صفیہؓ بیان فرماتی ہیں کہ خیبر سے ہم رات کے وقت چلے تو آپؐ نے مجھے اپنی سواری کے پیچھے بٹھا لیا مجھے اونگھ آ گئی اور سر پالان کی لکڑی سے جا ٹکرایا۔ حضورؐ نے بڑے پیار سے اپنا دست شفقت میرے سر پر رکھ دیا اور فرمانے لگے۔ اے لڑکی۔ اے حیی کی بیٹی ذرا احتیاط ذرا اپنا خیال رکھو۔ پھر رات کو جب ایک جگہ پڑاؤ کیا تو وہاں میرے ساتھ بہت بہت محبت بھری باتیں کیں۔ فرمانے لگے دیکھو تمہارا باپ میرے خلاف تمام عرب کو کھینچ لایا تھا اور ہم پر حملہ کرنے میں پہل اس نے کی تھی اور یہ سلوک ہم سے روا رکھا تھا جس کی بنا پر مجبوراً تیری قوم کے ساتھ ہمیں یہ سب کچھ کرنا پڑا، جس پر میں بہت معذرت خواہ ہوں۔ مگر تم خود جانتی ہو کہ یہ سب کچھ ہمیں مجبوراً اور جواباً کرنا پڑا ہے۔ حضرت صفیہؓ فرماتی ہیں اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جب میں رسول کریمؐ کے پاس سے اٹھی تو آپؐ کی محبت میرے دل میں ایسی رچ بس چکی تھی کہ دنیا میں آپ سے بڑھ کر مجھے کوئی پیارا نہ رہا۔

(مجمع الزوائد ھیثمی باب فی حسن خلقہ جلد 9 ص 15)

یہ واقعہ رسول اللہ کے خلق عظیم کا شاہکار اور آپ کی عائلی زندگی کا ایک بے مثال نمونہ ہے۔ مگر حضرت صفیہؓ ان عاشقان رسولؐ میں اکیلی نہیں تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کم از کم 3 شادیاں دشمن قبائل میں ہوئی تھیں۔ مگر رسول اللہؐ کے حسن سلوک نے نہ صرف ان ازواج کو بلکہ ان تمام قبائل کو فتح کر لیا تھا۔

دشمن قبائل کی تسخیر

شعبان 5ھ میں حضرت جویریہؓ سے رسول اللہؐ کا نکاح ہوا حضرت جویریہؓ کا باپ حارث بن ابی ضرار بنو مصطلق کا سردار تھا۔ اسلام دشمنی میں پیش پیش تھا۔ یہ قبیلہ لوٹ مار، ڈاکہ و رہزنی میں بھی ایک نام رکھتا تھا۔ اسلام کے خلاف جنگوں میں بنو مصطلق بھی ضرور شریک ہوتے تھے۔ اسی بناء پر جب غزوہ بنی مصطلق ہوا تو اس کے نتیجہ میں بہت سے افراد قیدی کے طور پر مدینہ لائے گئے جن میں سردار قبیلہ حارث بن ابی ضرار کی بیٹی برہ (حضرت جویریہؓ) بھی تھی۔ اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی کی۔ صحابہؓ نے جب یہ دیکھا کہ ان کے آقاؐ نے بنو مصطلق کی رئیس زادی کو شرف ازدواجی عطا فرمایا ہے تو انہوں نے اس بات کو خلاف شان نبوی سمجھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سسرالی قبیلہ کو اپنی قید میں رکھیں۔ چنانچہ اس طرح ایک سو گھرانے یعنی سینکڑوں قیدی بلا فدیہ یک لخت آزاد کر دیئے گئے۔ اسی بناء پر حضرت عائشہؓ فرمایا کرتی تھیں کہ جویریہ اپنی قوم کے لئے نہایت مبارک وجود ثابت ہوئی ہے۔ اس رشتہ اور اس احسان کا یہ نتیجہ ہوا کہ بنو مصطلق کے لوگ بہت جلد اسلام کی تعلیم سے متاثر ہو کر اپنی پرانی عادات ڈکیتی و رہزنی چھوڑ کر نیک نمونہ اختیار کرنے لگے اور پھر بلا تاخیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلقہ بگوش ہو گئے۔

(سیرۃ ابن ھشام باب غزوۃ بنو المصطلق و ذکر ازواجہ)

حضرت ام حبیبہ کا باپ ابوسفیان عمائدین قریش میں سے تھا اور غزوہ احد اور حمراء الاسد، احزاب وغیرہ لڑائیوں میں ابوسفیان ہی قائد قریش نظر آتا ہے مگر اس تزویج مبارکہ کے بعد وہ کسی جنگ میں مسلمانوں کے خلاف فوج کشی کرتا نظر نہیں آتا، بلکہ تھوڑے ہی عرصہ کے بعد خود بھی اسلام کے جھنڈے کے نیچے آ کر پناہ لیتا ہے۔

یہ ام حبیبہؓ رسول اللہؐ کے عشق میں اس قدر مخمور تھیں کہ ایک دفعہ ان کا والد ابوسفیان ملنے آیا اور رسول اللہؐ کے بستر پر بیٹھنا چاہا تو ام حبیبہؓ نے بستر لپیٹ دیا۔ ابوسفیان سخت برہم ہوا مگر انہوں نے کہا کہ آپ مشرک ہیں اور یہ رسول اللہؐ کا بستر ہے اس لئے اس پر بیٹھنے کی اجازت نہیں دے سکتی۔

(الاصابہ جلد 7 ص 653)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں۔

جس باغ میں میں رہتا ہوں اگر لوگوں کو خبر ہو جاوے تو مجھے بعض دفعہ خیال گزرتا ہے کہ میرے گھر سے قرآن نکال کر لے جاویں۔ (بدر 7 جولائی 1910ء)

عدل کا معراج

مخفی مگر دیر پا اثرات کی حامل حکمتوں کے تحت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کاشانۂ اقدس میں بیک وقت مختلف المزاج، حیثیت اور عمر کی بیویاں ہیں۔ان میں رؤسائے عرب کی چشم و چراغ بھی ہیں اور غریب و نادار لڑکیاں بھی۔صاحب جمال بھی ہیں اور صاحب کمال بھی۔سن رسیدہ بھی ہیں اور چودہ پندرہ سال کی عمر والی بھی۔تیز مزاج بھی ہیں اور حلم و صبر والی بھی۔گویا کاشانۂ نبوت میں مختلف الخیال عناصر کا اجتماع ہے۔ان سب کی استعدادوں، ضروریات اور عقل و فہم کے مطابق ان کے حقوق کی ادائیگی اور تربیت ایک پہاڑ معلوم ہوتا ہے جبکہ نبوت کے دیگر لاتعداد فرائض بھی آپ کے منتظر ہوتے ہیں مگر یہ آپؐ ہی کی شان ہے کہ ازواج مطہرات کے درمیان حیرت انگیز طور پر انصاف فرماتے ہیں۔

چنانچہ آپؐ کھانے پینے، پہننے، گزارہ اور ملاقات میں ہر ایک بیوی کے ساتھ مساوی سلوک فرماتے ہیں۔عموماً بعد نماز عصر ہر ایک بیوی کے مکان پر تشریف لے جا کر ان کی ضروریات معلوم فرماتے ہیں اور بعض دفعہ سب بیویوں سے ایک مکان میں مختصر ملاقات فرماتے ہیں اور نوبت بہ نوبت ہر ایک کے گھر میں استراحت فرمایا کرتے ہیں۔کسی حال میں بھی ایک بیوی کو دوسری کی حق تلفی کی اجازت نہیں دیتے اور ان بے خطا تدبیروں کے ساتھ پرسوز دعاؤں کے تیر بھی شامل ہیں۔ ہمیشہ یہ دعا زبان مبارک پر جاری رہتی ہے کہ

اے میرے اللہ میری یہ تقسیم اس دائرہ میں ہے جس میں مجھے اختیار ہے یعنی اپنے دائرہ اختیار میں میں اپنی تمام ازواج سے انصاف کا سلوک کرتا ہوں مجھے ان باتوں میں ملامت نہ کرنا جن میں میرا کوئی بس نہیں چلتا۔

(جامع ترمذی۔ ابواب النکاح باب فی التسویۃ بین الضرائر حدیث نمبر 1059)

ازواج کے مابین محبت کے خواہاں

آپ چاہتے تھے کہ آپ کی ازواج کے مابین بھی محبت اور الفت کے تعلقات پیدا ہوں اور حتی الامکان کوئی رنجش نہ ہو۔

حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ میں نے گوشت کی یخنی نکال کر اس میں کچھ آٹا ملا کر اسے پکایا۔ عرب میں یہ بڑا مقوی اور زود ہضم کھانا تھا جسے خزیرہ کہتے تھے۔حضرت سودہؓ بھی وہیں تھیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف فرما تھے۔میں نے سودہ سے کہا آؤ کھا لو۔مگر انہوں نے انکار کر دیا۔ میں نے پھر اصرار کیا انہوں نے پھر انکار کر دیا۔میں نے پھر کھانے پر اصرار کیا اور کہا کہ اگر تم اب بھی نہیں کھاؤ گی تو میں اسے تمہارے منہ پر مل دوں گی۔مگر انہوں نے انکار کر دیا۔چنانچہ میں نے خزیرہ لے کر ان کے منہ پر لیپ کر دیا۔حضورؐ نے یہ ماجرا دیکھا تو ہنس پڑے۔اور یہ عادلانہ فیصلہ فرمایا کہ آپؐ نے مجھے بٹھا لیا اور سودہ سے فرمایا کہ اب تم یہ خزیرہ عائشہ کے منہ پر مل دو۔چنانچہ سودہ نے بھی از راہ مذاق ایسا ہی کیا۔ اور حضورؐ خوب ہنسے۔

(شرح المواہب للزرقانی جلد 4 ص 271)

سفروں میں احسان کا سلسلہ

عدل اور احسان کا یہ سلسلہ سفروں میں بھی جاری رہتا ہے عام طور پر سفروں کے وقت قرعہ اندازی کرکے ایک بیوی کو ساتھ لے جاتے ہیں اور وہ آپ کے جود و کرم سے فیضیاب ہوتی ہے۔

پہلے عورت

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ عسفان سے واپسی کے وقت ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔حضورؐ کے پیچھے اونٹنی پر حضرت صفیہ بیٹھی ہوئی تھیں۔اونٹنی کے ٹھوکر کھانے کی وجہ سے دونوں گر پڑے۔ابوطلحہ حضورؐ کو سہارا دینے کے لئے لپکے۔حضورؐ نے فرمایا **علیک المراۃ** پہلے عورت کا خیال کرو۔ابوطلحہ یہ سن کر منہ پر کپڑا ڈال کر حضرت صفیہ کے پاس آئے اور ان پر کپڑا ڈال دیا۔پھر ان دونوں کے لئے سواری کو درست کیا۔حضورؐ اور حضرت صفیہ اس پر سوار ہو گئے۔

(بخاری کتاب الجہاد و السیر باب مایقول اذا رجع من الغزوہ حدیث نمبر 2856)

حضورؐ کا فرمان کیسا عجیب ہے میرا خیال چھوڑو عورت کی خبر لو، گویا Ladies First کا محاورہ سب سے پہلے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے جاری ہوا۔

نزاکت کا خیال

ایک سفر میں آپؐ کی بیویاں اونٹوں پر سوار تھیں کہ حدی خواں انجشہ نامی نے اونٹوں کو تیز ہانکنا شروع کر دیا۔آنحضرتؐ فرمانے لگے ”اے انجشہ! تیرا بھلا ہو۔ان نازک شیشوں کا خیال رکھنا۔ان آبگینوں کو ٹھوکر نہ لگے۔یہ شیشے ٹوٹنے نہ پائیں۔اونٹوں کو آہستہ ہانکو“۔اس واقعہ کے ایک راوی ابوقلابہؓ بیان کیا کرتے تھے کہ دیکھو رسول اللہؐ نے عورتوں کی نزاکت کا لحاظ کرتے ہوئے ان کو شیشے کہا۔ یہ محاورہ اگر کوئی اور استعمال کرتا تو تم لوگ عورتوں کے ایسے خیر خواہ کو کب جینے دیتے ضرور اسے ملامت کرتے۔

(مسلم کتاب الفضائل باب رحمۃ النبی حدیث نمبر 4287، 4288)

جس طرح گلاس کے پیکٹ پر لکھا ہوتا ہے Glass With Care اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ محاورہ عورت کے لئے ایجاد فرمایا تھا۔

روایات میں حضرت عائشہؓ کا ہار ایک سے زیادہ مرتبہ گم ہونے کا ذکر ملتا ہے۔ایک ایسے ہی موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کمال شفقت سے حضرت عائشہؓ کے ہار کی تلاش میں کچھ لوگ بھجوائے اور نتیجۃً اسلامی لشکر کو اس جگہ پڑاؤ کرنا پڑا جہاں پینے کے لئے پانی میسر تھا نہ وضو کے لئے۔ ایسی صورت میں حضرت عائشہؓ کے والد حضرت ابوبکرؓ بھی آپؓ سے ناراض ہو گئے اور سختی سے انہیں فرمانے لگے: تم ہر سفر میں ہی مصیبت اور تکلیف کے سامان پیدا کر دیتی ہو۔مگر آنحضورؐ نے کبھی ایسے موقع پر حضرت عائشہؓ کو کوئی سخت کلمہ نہیں کہا حالانکہ ان کی وجہ سے آپؐ کو پورے لشکر کا پروگرام بدلنا پڑا اور تکلیف بھی اٹھانی پڑی۔

(صحیح بخاری کتاب التیمم باب فلم تجدو ماءً حدیث نمبر 322)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کے ناز نخرے اور زیادتیاں برداشت کرتے مگر ان سے عفو کا سلوک فرماتے۔

حضرت میمونہؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک رات رسول کریمؐ کی باری میرے ہاں تھی آپؐ باہر تشریف لے گئے تو میں نے دروازہ بند کر دیا۔آپ نے واپس آ کر کھٹکھٹایا تو میں نے کھولنے سے انکار کر دیا۔آپ نے فرمایا تمہیں قسم ہے کہ تم ضرور دروازہ کھولو گی۔میں نے کہا کہ آپ میری باری پر کسی اور بیوی کے گھر چلے گئے تھے تو آپؐ نے فرمایا ہرگز نہیں مجھے پیشاب کی شدید حاجت تھی اس لئے باہر نکلا تھا۔

(طبقات ابن سعد جلد 1 ص 365)

وہ دشمن جو رسول اللہؐ پر زبان طعن دراز کرتے ہیں ان کا منہ بند کرنے کے لئے خدا کی تقدیر نے یہ نظارہ بھی دکھایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض ازواج نے آپ سے کچھ مطالبے کئے جس پر سورۃ احزاب کی آیات 29، 30 نازل ہوئیں جن میں کہا گیا کہ اگر تم دنیاوی اموال چاہتی ہو تو میں تمہیں دے کر رخصت کر دیتا ہوں مگر تمام ازواج مطہرات نے اللہ اور اس کے رسول کو اختیار کرنے کا فیصلہ کیا۔ اور کسی نے بھی آپ کا دامن نہیں چھوڑا۔

(صحیح بخاری کتاب التفسیر۔ سورۃ احزاب حدیث نمبر 4412)

اور درحقیقت محمد مصطفیٰؐ کے قدموں کی جنت چھوڑ کر جا بھی کون سکتا تھا۔

مگر خدا کا رسول چاہتا ہے کہ دنیا کا گھر گھر اسی جنت کا پرتو بن جائے۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

محنت و مشقت

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

میں نے خود زمینداری کی ہوئی ہے احمد نگر میں اور اتنی محنت کیا کرتا تھا کہ آپ میں سے بہت سے نہیں کر سکتے اکیلا مزدوروں کی طرح ڈھائی من کی بوری اپنی پیٹھ پر اٹھا کر ٹرالی میں لادا کرتا تھا اور مسلسل لادتا رہتا تھا۔ تاکہ ان مزدوروں کو بھی پتہ چلے کہ یہ کوئی کام ایسا نہیں جو میں ان کو دیتا ہوں اور آپ نہیں کر سکتا اور اسی طرح وہاں سے اپنی زمین کی پیداوار اپنے سائیکل کے پیچھے لاد کر خود اپنے گھر پہنچایا کرتا تھا اور بعض دفعہ فصلوں کے پکنے کے وقت 18-18 گھنٹے اپنی زمینوں پر جا کر محنت کرتا تھا تو یہ نہ خیال کریں کہ میں آپ کو وہ باتیں کہہ رہا ہوں جن سے خود ناآشنا ہوں۔ بلکہ میں یقین رکھتا ہوں کہ بہت سی ایسی محنتیں جو میں نے کی ہیں وہ آپ میں سے اکثر نہیں کر سکتے۔

اب یورپ کی بات ہے وہاں تو ماحول اور تھا۔ یورپ کے ماحول میں میرا یہ دستور تھا کہ گرمیوں کی چھٹیوں میں ایک مہینہ سیر کی خاطر محنت کر کے کمائی کرتا تھا اور ایسی سخت محنت کی ہوئی ہے جس کے تصور سے بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اخبار کے بہت بھاری پیکٹ گاڑیوں پر لادنے ہوتے تھے۔اور رات سے صبح تک پورے آٹھ گھنٹے مسلسل یہ کام کرنا پڑتا تھا اور ہم سمجھتے تھے کہ اب یہ ٹرک ختم ہوا تو عین اس وقت دوسرا ٹرک پہنچ جاتا تھا۔پھر سمجھتے تھے کہ بس اب محنت ختم ہوئی تو پھر تیسرا ٹرک پہنچ جاتا تھا۔ساری رات صبح آٹھ بجے تک کمر اتنی دکھنے لگتی تھی کہ واپس اپنے گھر آ کر بخار چڑھ جاتا تھا۔اور میں سوچا کرتا تھا کہ شاید اب مجھے دوبارہ جانے کی توفیق نہ مل سکے لیکن کچھ آرام کر کے جب تھکاوٹ کچھ دور ہو جاتی تھی تو رات کو پھر دوبارہ وہی کام مسلسل ایک مہینہ میں نے انگلستان میں اس قسم کے کام کئے ہوئے ہیں یہ نہ سمجھیں کہ میں محنت کی قیمت نہیں جانتا اور اپنے ہاتھ کی کمائی میں جو برکت ہے اس سے ناآشنا ہوں۔

مال خدا کی طرف سے آتا ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:-

اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی- کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا- لیکن جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجا لانی چاہئے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا- یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد 3 ص 497)

(مرسلہ: ناظم مال وقف جدید)

انور احمد مبشر صاحب

مکرم چوہدری مظفر احمد باجوہ صاحب ایڈووکیٹ کی یاد میں

مکرم چوہدری مظفر احمد باجوہ صاحب ایڈووکیٹ مرحوم صدر جماعت احمدیہ چونڈہ و امیر حلقہ سے خاکسار کی پہلی ملاقات 30 ستمبر 1995ء کو ہمارے گاؤں مرل ہی میں ہوئی تھی۔ آپ خاکسار کے والد محترم مولوی روشن الدین صاحب کی وفات پر تعزیت کے لئے ہمارے گھر تشریف لائے تھے۔ آپ کی سادہ، سنجیدہ اور خاموش طبیعت سے خاکسار بہت متاثر ہوا۔ صدمہ اور پریشانی کے موقعہ پر آپ نے ہمارے ہاں تشریف لا کر جس طرح ہماری دلجوئی کی وہ ہمیشہ یاد رہے گی۔ اس کے بعد بھی متعدد مرتبہ آپ جماعتی پروگراموں کے تحت ہمارے گاؤں تشریف لاتے رہے۔

مارچ 1998ء میں آپ نے مرل تشریف لا کر صدر جماعت کا انتخاب کروایا۔ انتخاب کے بعد ایک اجلاس عام کرایا جس میں آپ نے آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ پر ایک پُر تاثیر تقریر کی۔ آپ کی گفتگو کا انداز قدرے دھیما مگر دلنشیں ہوتا تھا۔ ایسے رنگ میں بات کرتے تھے کہ سننے والے آسانی سے سمجھ جائیں۔ اپنے حلقہ میں احباب جماعت سے باقاعدہ رابطہ رکھتے تھے۔ جس سے آپ کے احساس ذمہ داری کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

جماعتی مسائل میں معاونت دلی ذوق شوق سے کرتے تھے۔ اور اس سلسلہ میں اپنا وقت اور پیسہ خرچ کر کے خوشی محسوس کرتے۔

جماعت احمدیہ مرل کے قبرستان کا تحصیل پسرور عدالت میں مقدمہ چلتا رہا۔ یہ 1999ء کے آخر اور 2000ء کے شروع کی بات ہے۔ آپ اس کیس کی پیروی کرتے رہے۔ ہم لوگ جب آپ کے پاس کچہری جاتے تو حتی المقدور ہماری خدمت کرتے اور ہمارے کاموں میں بھرپور تعاون کرتے۔

آپ کی باتوں میں اخلاقیات کا پہلو نمایاں رہتا۔ آپ کی یہ خواہش ہوتی تھی کہ ہم احمدی اپنے اچھے اخلاق کی وجہ سے معاشرہ میں اپنی پہچان کرائیں۔ اور بلاشبہ آپ نے اس پہلو سے پسرور بار میں اپنا امتیاز قائم کیا ہوا تھا۔ وکلاء جس طرح آپ کی عزت واحترام کرتے تھے اس کی بڑی وجہ آپ کا حسن خلق ہی تھا۔ دوسروں کی خدمت، احترام، دلداری اور جذبات کا خیال رکھنا آپ کا نمایاں وصف تھا۔

دسمبر 1999ء میں ایک دفعہ آپ مرل تشریف لائے۔ جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ آپ نے ہی نماز جمعہ پڑھائی اور اس دن آپ کے خطبہ کا موضوع بھی غیبت اور بدظنی تھا۔ آپ نے اس عیب کے بداثرات اور ان سے بچنے کی طرف توجہ دلائی۔ کسی آدمی کے اخلاق کا اندازہ اس وقت لگایا جاسکتا ہے جب اس سے واسطہ پڑتا ہے۔ آپ کی طبیعت میں نرمی تحمل اور بردباری بھی بہت تھی۔

28 جنوری 2000ء کو چونڈہ میں حلقہ وار جلسہ تھا۔ مرل جماعت کے کچھ خدام میرے ساتھ اس جلسہ میں شامل ہوئے۔ جلسہ کی کارروائی سے دو گھنٹے پہلے ہی ہم احمدیہ بیت الذکر چونڈہ میں پہنچ گئے۔ اس وقت وہاں مہمانوں کے کھانے کا انتظام ہو رہا تھا۔ ہم بھی اس کام میں شامل ہو گئے۔ محترم مظفر احمد صاحب موجود تھے۔ بڑی بے تکلفی کا ماحول تھا۔ خدام نے مجھے خصوصی طور پر کہا کہ امیر صاحب بہت اچھے ہیں۔ انہوں نے ہر طرح سے ہماری دلجوئی کی ہے اور کسی بات پر بھی ہم سے خفا نہیں ہوتے۔

جماعتی پروگراموں میں آپ خصوصی طور پر شامل ہوتے تھے اور وقت کی پابندی کرتے۔

12 جون 2001ء کی بات ہے چونڈہ میں حلقہ وار مشاورتی میٹنگ تھی۔ خاکسار اپنے گاؤں سے اس دن سائیکل پر چونڈہ آیا۔ بارش ہو رہی تھی۔ جب خاکسار بیت الذکر پہنچا تو آپ پہلے سے وہاں موجود تھے اور آپ کے بھی کپڑے بھیگے ہوئے تھے۔ لیکن پروگرام کو آپ نے نظر انداز نہ کیا۔

خاکسار حاضر خدمت ہوا تو کہنے لگے الحمد للہ موسم کافی بہتر ہو گیا ہے۔ اور اس کے بعد خاکسار سے جماعتی اور دینی باتیں کرنے لگے۔ دعوت الی اللہ کا آپ کو بہت شوق تھا۔ اور مہمان نوازی کا بھی آپ کا جذبہ قابل تعریف تھا۔

جب کبھی آپ کے پاس آپ کے گھر جانے کا موقعہ ملا تو خدمت میں آپ کا شوق وشغف نمایاں نظر آتا۔ آپ مہمان کو یہ محسوس نہیں ہونے دیتے تھے کہ وہ ان پر بوجھ ہے اور نہ ہی مہمان کو ان کے پاس بیٹھ کر کبھی کوئی اکتاہٹ محسوس ہوتی۔

آپ کی ذاتی مصروفیات جماعتی کاموں میں آڑے نہیں آتی تھیں۔ پورے حلقہ سے رابطہ رکھتے تھے۔ جس جماعت میں بھی کوئی پروگرام ہوتا یا کوئی مسئلہ ہوتا آپ وقت دیتے اور تعاون کرتے تھے۔ سب سے یکساں سلوک کرتے تھے۔ آپ کے بارے میں تقریباً ہر کوئی یہی محسوس کرتا تھا کہ آپ اس کے سچے ہمدرد اور خیر خواہ ہیں۔ مرکزی نمائندے بھی آپ سے خوش رہے اور حلقہ کے احباب بھی سبھی آپ کو زندگی میں بھی اور اس کے بعد بھی اچھے لفظوں ہی میں یاد کرتے ہیں۔

دنیاوی لحاظ سے بھی پوری تحصیل میں آپ کی بڑی عزت تھی اور دینی پہلو سے بھی آپ کا اپنا خاص مقام تھا جس کی وجہ سے لوگ آپ کا بہت احترام کرتے تھے۔ دعوت الی اللہ میں آپ کا اپنا ایک انداز اور ڈھنگ تھا۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو بات کرنے کا خاص سلیقہ عطا فرمایا ہوا تھا جو بہت متاثر کن تھا۔

ایک دفعہ آپ ایک غیر از جماعت سے بات کر رہے تھے خاکسار بھی پاس بیٹھا ہوا تھا۔ آپ نے اس شخص سے کہا کہ ہم حضرت مسیح موعود کے وفادار غلام ہیں اور انشاء اللہ اس وفاداری کے عہد کو نبھائیں گے۔ دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں آپ کو کوئی ڈر خوف کسی کا نہیں ہوتا تھا۔ کہیں بھی اور کسی ماحول میں بھی آپ کو بات کرنے سے گھبراہٹ نہیں ہوتی تھی۔

جماعتی معاملات میں یا کسی مسئلہ کے حل کے لئے آپ ہمارے پاس آتے تو آپ کا انداز اور طریق کار ایسا ہوتا تھا کہ فریقین آپ سے مطمئن ہو جاتے اور گلہ شکوہ پیدا نہ ہوتا۔ ہر کسی کی اپنی اپنی سوچ اور نظر ہوتی ہے۔ میں نے آپ میں جن خوبیوں کو مشاہدہ کیا ان کی بنیاد میرے نزدیک آپ کا اخلاص تھا جو آپ احمدیت سے رکھتے تھے۔ اس میں کوئی مبالغہ نہیں کہ آپ کی وفات پر علاقہ بھر کے اپنوں اور بیگانوں نے گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کیا۔ آپ کی یاد آتی ہے تو دل سے یہ دعا ضرور نکلتی ہے کہ خدا تعالیٰ مرحوم کو اس کی نیکیوں کی بہترین جزا عطا فرمائے اور ان کی وفات سے حلقہ میں پیدا ہونے والے خلا کو اپنے فضل سے بہتر رنگ میں پُر کردے۔ آمین

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 36955 میں عائشہ عفت سعید بنت خالد احمد سعید قوم مغل پیشہ طالب علمی عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 20-5-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات مالیتی -/10,500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ عائشہ عفت سعید بنت خالد احمد سعید راولپنڈی گواہ شد نمبر 1 خالد احمد سعید والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 امتیاز احمد مہار ولد بشیر احمد مہار راولپنڈی

مسل نمبر 36956 میں منظور احمد ولد مسعود احمد غنی قوم میر پیشہ طالب علمی عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1-3-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد منظور احمد ولد مسعود احمد غنی دارالرحمت وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 1 سید مبشر احمد ولد سید شوکت علی دارالرحمت وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 2 عامر نصیر ولد نصیر احمد صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ

مسل نمبر 36957 میں مدیحہ کنول بنت محمد عبدالرفیع خاور صاحب قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 11-2-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ترکہ والد محترم مکان واقع دارالرحمت وسطی ربوہ جس کے ورثاء والدہ محترمہ 3 بھائی اور ایک بہن ہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ مدیحہ کنول بنت محمد عبدالرفیع خاور صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 1 امۃ المتین

بنت عبدالحمید رازق دارالرحمت وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 2 طاہر احمد برادر موصیہ

مسل نمبر 36958 میں ظہیر احمد ولد محمد عبدالرفیع خاور صاحب قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 11-2-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ترکہ والد محترم مکان واقع دارالرحمت وسطی ربوہ جس کے ورثاء والدہ محترمہ، 3 بھائی اور ایک بہن ہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ظہیر احمد ولد محمد عبدالرفیع خاور صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 1 عبدالعلی خاور برادر موصی گواہ شد نمبر 2 طاہر احمد برادر موصی

مسل نمبر 36959 میں صدیقہ منظور سیٹھی بنت منظور الحق سیٹھی قوم سیٹھی پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 16-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات مالیتی -/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ صدیقہ منظور سیٹھی بنت منظور الحق سیٹھی دارالرحمت وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد ابراہیم بھامبڑی ولد چوہدری عبدالکریم صاحب دارالنصر غربی ربوہ گواہ شد نمبر 2 منظور الحق سیٹھی والد موصیہ

مسل نمبر 36960 میں طاہرہ منظور سیٹھی بنت منظور الحق سیٹھی قوم سیٹھی پیشہ طالب علمی عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 16-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی مالیتی -/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ طاہرہ منظور سیٹھی بنت منظور الحق سیٹھی دارالرحمت وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد ابراہیم بھامبڑی ولد چوہدری عبدالکریم صاحب دارالنصر غربی ربوہ گواہ شد نمبر 2 منظور الحق سیٹھی والد موصیہ

مسل نمبر 36961 میں فضہ عزیز زوجہ رانا عزیز اللہ خان قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 15-11-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/10000 روپے۔ 2۔ طلائی زیورات وزنی 6 تولے مالیتی 9 ماشے مالیتی -/46000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ فضہ عزیز زوجہ رانا عزیز اللہ خان دارالرحمت وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 1 رانا عزیز اللہ خان خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 حفیظ احمد شاہد وصیت نمبر 19371

خدمت خلق کا ایک آسان کام تحریک عطیہ چشم میں حصہ لینا ہے۔ آج ہی عطیہ چشم کے وصیتی فارم پر کریں اور دفتر نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن ایوان محمود ربوہ کو ارسال فرمائیں۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرمہ نصیرہ ذکاء صاحبہ دارالعلوم غربی صادق ربوہ لکھتی ہیں کہ خاکسار کے تایا زاد بھائی مکرم محمد اکرام چوہدری صاحب ڈائریکٹر ای۔او۔بی۔آئی، زونل ہیڈ گوجرانوالہ ولد محمد اسحاق چوہدری صاحب مرحوم سابق مربی ہانگ کانگ و چین دل کے آپریشن کے بعد مورخہ 30 جون 2004ء کو 58 سال کی عمر میں پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں وفات پا گئے۔ یکم جولائی کو حضرت مرزا عبدالحق صاحب نے جنازہ پڑھایا اور سرگودھا میں تدفین کے بعد مکرم نصر اللہ بھلی صاحب نے دعا کروائی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے مرحوم کی بلندی درجات کیلئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم ملک آفتاب حسین صاحب دارالفضل غربی ربوہ کی والدہ محترمہ شمیم اختر صاحبہ زوجہ مکرم ملک محمد حسین صاحب بنت مکرم ڈاکٹر محمد شفیع صاحب سابق صدر پنڈی بھٹیاں مورخہ 2 جولائی 2004ء کو فضل عمر ہسپتال میں دل کی تکلیف کی وجہ سے بعمر 77 سال وفات پا گئیں۔ مورخہ 3 جولائی بعد نماز عصر مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم قریشی افتخار علی صاحب وکیل المال ثالث نے دعا کروائی۔ احباب سے ان کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے درخواست دعا ہے۔

نکاح

مکرم چوہدری شریف احمد کلو صاحب پنشنر صدر انجمن احمدیہ حال ٹورانٹو کینیڈا لکھتے ہیں خاکسار کے چھوٹے بیٹے مکرم وقار احمد صاحب کا نکاح ہمراہ مکرمہ عطیہ ستار صاحبہ بنت مکرم چوہدری عبدالستار صاحب آف چک نمبر 354 ج۔ب قادر آباد تحصیل گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ مورخہ 30 جون 2004ء بروز بدھ بعد نماز ظہر بعوض حق مہر مبلغ ایک لاکھ روپے مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر خدمت درویشاں نے بیت راجیکی دارالرحمت شرقی میں پڑھا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ یہ رشتہ ہر دو فریقین کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت ہو۔ آمین

تقریب شادی

☆ مکرم چوہدری پرویز احمد صاحب ایڈووکیٹ دارالرحمت وسطی ربوہ لکھتے ہیں کہ میری بیٹی مکرمہ حادیہ پرویز صاحبہ کی تقریب رخصتانہ مورخہ 3 اپریل 2004ء بروز ہفتہ بعد نماز عشاء دارالرحمت وسطی کے گراؤنڈ میں منعقد ہوئی۔ اس موقع پر مکرم مبشر احمد صاحب کاہلوں ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد مقامی نے دعا کروائی۔ اس سے قبل ان کا نکاح مکرم ڈاکٹر مبشر ندیم صاحب ابن مکرم عبدالحفیظ شرما صاحب مرحوم کے ہمراہ مورخہ 12 اگست 2003ء کو مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے بیت المبارک میں بعد نماز عصر ایک لاکھ روپے حق مہر پر پڑھا تھا۔ مورخہ 4 اپریل 2004ء مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف کی طرف سے دعوت ولیمہ کی تقریب کاہلوں شادی ہال سرگودھا روڈ ربوہ میں منعقد ہوئی۔ مکرمہ حادیہ پرویز صاحبہ حضرت مہر کرم داد صاحب آف سعد اللہ پور کی نسل میں سے ہیں اور ڈاکٹر صاحب موصوف حضرت شیخ عبدالرحیم صاحب شرما کے پوتے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ کرے۔ آمین

ولادت

مکرم صادقہ کریم صاحبہ اہلیہ مکرم رشید احمد بھٹی صاحب ناصر آباد شرقی ربوہ لکھتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میری بھتیجی عزیزہ رباب صاحبہ و ڈاکٹر جمیل احمد صاحب سنوری آف لندن کو 10 مئی 2004ء کو پہلی بچی سے نوازا ہے حضور انور نے بچی کا نام تمثیلہ عطا فرمایا ہے۔ بچی مکرم منیر احمد صاحب سنوری آف سمہ سٹہ حال لندن کی پوتی اور مکرم شوکت کریم صاحب اعوان آف اسلام آباد کی نواسی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو خادمہ دین بنائے اور ماں باپ کیلئے قرۃ العین ثابت ہو۔ آمین

ڈینٹل سرجن
ڈاکٹر وسیم احمد ثاقب
بی ڈی ایس
فیصل آباد
صبح 9 سے 2 تک مجید کلینک گورونا نک پورہ
شام 6 سے 10 تک احمد ڈینٹل سرجری ستیانہ روڈ پیپلز کالونی
ٹیڑھے دانتوں کا علاج فکسڈ بریسز سے کیا جاتا ہے
فون: 549093 موبائل: 0300-9666540

W B
وقار برادرز انجینئرنگ ورکس
پروپرائٹر: وقار احمد مغل
پیشکش
کاربائیڈ ڈائیز، کاربائیڈ پارٹس
اینڈ ٹولز نیز ریوالونگ بیس سیکورٹی سسٹم
فون: 0300-9428050

خبریں

اعلان داخلہ

٭ ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی، حکومت پنجاب گورنمنٹ پولی ٹیکنیک انسٹی ٹیوٹ شاہراہ فضائیہ سرگودھا نے تین سالہ ڈپلومہ آف ایسوسی ایٹ انجینئر کے سال اول میں درج ذیل ٹیکنالوجیز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ (i) سول (ii) الیکٹریکل (iii) مکینیکل (iv) انسٹرومینٹیشن (v) الیکٹرانکس درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 27 جولائی 2004ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ مورخہ 11 جولائی 2004ء ملاحظہ کریں۔

٭ دی انسٹیٹیوٹ آف چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس آف پاکستان نے گریجویٹس اور نان گریجویٹس کیلئے پری، انٹری ٹیسٹ کے آئندہ پروگرام کا اعلان کر دیا ہے درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 16۔ اگست 2004ء ہے مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ مورخہ 11 جولائی 2004ء ملاحظہ کریں۔

٭ ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی حکومت پنجاب، گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹیچرز ٹریننگ کالج فیصل آباد نے سال 05-2004ء کیلئے تین سالہ ڈپلومہ آف ایسوسی ایٹ انجینئر (سول و الیکٹریکل ٹیکنالوجی) سال اول میں داخلہ کا اعلان کر دیا ہے درخواست وصول کرنے کی آخری تاریخ 24 جولائی 2004ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ مورخہ 11 جولائی 2004ء ملاحظہ کریں۔

٭ کے آر ایل انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی کہوٹہ نے تین سالہ ڈپلومہ آف ایسوسی ایٹ انجینئر درج ذیل پروگرام میں آفر کیا ہے۔ (i) الیکٹریکل (ii) الیکٹرونکس (iii) کمپیوٹر (iv) سول (v) میکینیکل (vi) انفارمیشن ٹیکنالوجی (vii) میٹالرجی۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 6۔ اگست 2004ء ہے مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ مورخہ 11 جولائی 2004ء ملاحظہ کریں۔

٭ گورنمنٹ آف پنجاب ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی ملتان نے سال 05-2004ء کیلئے تین سالہ ڈپلومہ آف ایسوسی ایٹ انجینئر کے سال اول میں درج ذیل ٹیکنالوجی میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ (i) کیمیکل (ii) الیکٹریکل (iii) میکینیکل (iv) الیکٹرونکس (v) سول (vi) ٹیکسٹائل ٹیکنالوجیز۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 26 جولائی 2004ء ہے مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ مورخہ 11 جولائی 2004ء ملاحظہ کریں۔

٭ قائد ایوان یونیورسٹی آف انجینئرنگ سائنس اینڈ ٹیکنالوجی نواب شاہ سندھ نے ایم فل۔ پی ایچ ڈی میں داخلہ کا اعلان کیا ہے داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 13/اگست 2004ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ 11 جولائی 2004ء ملاحظہ کریں۔

(نظارت تعلیم)

ربوہ میں طلوع وغروب 16 جولائی 2004ء

طلوع فجر	3:34
طلوع آفتاب	5:11
زوال آفتاب	12:14
وقت عصر	5:10
غروب آفتاب	7:17
وقت عشاء	8:54

ڈرائی سیل کار آمد بنانے کی ٹیکنالوجی

پاکستانی سائنس دانوں نے موبائل فون سمیت ہر قسم کی مشینری میں استعمال ہونے والی ڈرائی بیٹری سیل کو دوبارہ کارآمد بنانے کا طریقہ ایجاد کر کے ثابت کر دیا ہے کہ پاکستان میں ووکیشنل تربیت اور صلاحیتوں کی کمی نہیں ہے۔ اس نئی ایجاد سے لاکھوں موبائل فون کی ضائع ہونے والی بیٹریوں کو دوبارہ استعمال میں لایا جا سکے گا۔ بحریہ یونیورسٹی اسلام آباد کے شعبہ کمپیوٹر سے وابستہ امتیاز علی خان نے ایک خصوصی انٹرویو میں بتایا کہ ہم روزانہ موبائل فون کی سینکڑوں ایکسائز بیٹریاں دوبارہ کارآمد بنا رہے ہیں۔ الیکٹر کیمیکل طریقہ کے ذریعہ ناکارہ بیٹریوں کو کم قیمت پر دوبارہ کارآمد بنایا جا سکتا ہے انہوں نے کہا کہ نئی ایجاد سے بیٹریوں کی اصل ساخت سوفیصد برقرار رہے گی۔

موبائل فون کے صارفین میں اضافہ

ملک بھر میں موبائل فون صارفین کی تعداد میں 54.2 فیصد ہوا ہے جبکہ انٹرنیٹ کی دستیابی میں 34 فیصد اضافہ ہوا۔ رپورٹ کے مطابق مارچ 2004ء کے آخر میں ملک میں ٹیلی فون صارفین کی تعداد میں 50 لاکھ تھی جبکہ گزشتہ سال 2003ء کے دوران یہ تعداد 49 لاکھ تھی۔

دنیا میں سب سے زیادہ زبانیں بولنے والا شہر

انگلستان کا دارالحکومت لندن ان دنوں 150 سے زیادہ زبانیں بولنے والوں کا شہر بن چکا ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق لندن کے 80 لاکھ شہریوں میں سے 30 لاکھ شہریوں کی مادری زبان انگریزی نہیں ہے۔ لندن کے یہ 30 لاکھ شہری 150 سے زیادہ زبانیں بولتے ہیں۔ (جنگ 8 جولائی 2004ء)

ساڑھے چھ ہزار زبانوں کی ترجمہ فلاپی

توقع کی جا رہی ہے کہ سال 2006ء تک یہ ممکن ہو گا کہ دنیا کے 192 ملکوں میں بولی جانے والی چھ ہزار آٹھ سو زبانوں کا کمپیوٹر فلاپی کے ذریعہ دنیا کی دس بڑی زبانوں میں ترجمہ ہو جائے جن میں انگریزی، چینی، فرانسیسی، جرمن، عربی اور سپینش زبانیں شامل ہیں۔

دہشت گردوں کی امداد

عراق کی عبوری حکومت نے کہا ہے کہ ایران اور شام دہشت گردوں کی مدد کر رہے ہیں۔ عراق میں بم دھماکوں کے پیچھے پڑوسی ممالک ہیں۔

مسلم اکثریتی شہروں میں جاسوسوں کی تعیناتی

برطانوی حکومت انتہاپسندی روکنے کیلئے مسلم اکثریتی شہروں اور قصبوں میں جاسوس تعینات کرے گی۔

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود ☎ دکان 213649 رہائش 211649

جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
دوبئی پراپرٹی سنٹر
(خوشخبری) رجسٹریاں بازار سے بارعایت کروانے کیلئے ہم سے رابطہ کریں
دارالرحمت شرقی الف ربوہ فون: 213257
پروپرائٹر: سعید احمد۔ فون گھر: 212647

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری ساتھی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
بخارا اصفہان، شجرکار، ویجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکرگڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل ☎
042-6306163-6368130Fax:042-6368134
E-mail:muaazkhan786@hotmail.com

عرصہ 25 سال سے آپ کی خدمت میں پیش پیش
لاہور اسلام آباد، کراچی، ڈیفنس کراچی، ڈیفنس لاہور میں جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
برانچ-10۔ حمزہ بلاک مین روڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
فون 7441210۔ موبائل-0300-8458676
چیف ایگزیکٹو۔ ڈاکٹر چوہدری زاہد فاروق
زاہد اسٹیٹ ایجنسی
y بلاک گول پلازہ آفس نمبر 41 گراؤنڈ فلور عقب DHA آفس ڈیفنس لاہور
فون آفس:-5744284-5740192 موبائل:0300-8423089 چیف ایگزیکٹو: چوہدری عمر فاروق

اعلان داخلہ

٭ انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی نے سال 2004ء کیلئے درج ذیل فیکلٹیز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ (i) فیکلٹی آف شریعہ اینڈ لاء۔ (ii) فیکلٹی آف مینجمنٹ سائنسز (iii) فیکلٹی آف اپلائیڈ سائنسز (iv) ڈیپارٹمنٹ آف انگلش۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 31 جولائی 2004ء ہے مزید معلومات کیلئے روزنامہ ڈان 12 جولائی 2004ء ملاحظہ کریں۔

٭ اسراء (ISRA) یونیورسٹی حیدر آباد سندھ نے درج ذیل پروگرام میں داخلے کا اعلان کیا ہے۔ (i) ایم بی بی ایس (ii) بی سی ایس (آنرز) (iii) بی آئی ٹی (iv) ایم سی ایس (v) ایم آئی ٹی (vi) بی بی اے (vii) بی بی اے (آئی ٹی) (viii) ایم بی اے (ix) ایم آئی ٹی ایم داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 28/اگست 2004ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے روزنامہ ڈان مورخہ 12 جولائی 2004ء ملاحظہ کریں۔

٭ پنجاب یونیورسٹی انسٹی ٹیوٹ آف ایڈمنسٹریٹو سائنسز نے بی ایس (آنرز) مینجمنٹ سائنسز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 23 جولائی 2004ء ہے مزید معلومات کیلئے روزنامہ ڈان مورخہ 12 جولائی 2004ء ملاحظہ کریں۔

3 Easy Steps for an Ultimate Solution to Viral Hepatitis (B&C)
1-Visit F.B Homoeo Clinic
2-Educate yourself and start treatment as directed.
3- Relax and adjust to your routine life till next visit.
SQN LDR (R) Abdul Basit (Homoeo Physician)
Homoeo Clinic & stores
Tariq market Rabwah
E-mail:basitq@msn.com
Ph:212750

سی پی ایل نمبر 29